

SEED GRAIN POLICY ACCORDING TO ISLAMIC LAW

اسلام اور تخم اجناس - URDU

محمد انیس خان

پی ایچ ڈی سکالر ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ، خیبر پختون خواہ، پاکستان

ABSTRACT:

Agriculture is the one of the oldest profession in the world. Not all the countries have provisions to make use of this prosperous occupation. But those who Allah SWT has blessed with right conditions for agriculture strive hard to make best use of it. However, in doing so, there are some key considerations that need to be kept under consideration. For achievement and progress in this field, Muslims need to adopt such policies which are not only according to worldly standards but also qualify our religious laws and matters of Sharia prescribed in this regard. In this paper, we have provided a brief summery about the "Seed grain policy" from the Islamic point of view and explained how it ensures the just rights for all stakeholders involved in the process.

Key Words: Seed Grain Policy, Islam, Agriculture, Human Rights

تخم اجناس کے معانی:

اردو فارسی لغت کے مطابق لفظ تخم کے معانی بیج، دانہ یا اصل کے ہو سکتے ہیں¹ جب کہ یہی لفظ عربی لغت لسان العرب کے مطابق دوسرے معنوں کے ساتھ ”حد“ کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔² اسی طرح عربی لغت المنجد کے مطابق بھی ”حد مقرر کرنے کے“ معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لہذا اعراب کے تبدیل ہونے سے معنوں میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔³ انگریزی لغت کی مشہور ڈکشنری Oxford کے مطابق بیج کے لیے Seed کا لفظ استعمال ہوا ہے۔⁴ اجناس جنس کی جمع ہے جس کی معنی قسم، اصل، صفت، مال و اسباب یا سامان وغیرہ ہو سکتے ہیں۔⁵

تخم کا مفہوم:

تخم کے شروع میں جنین کی تیاری کے ساتھ بیض دان کے دوسرے حصوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور ایک جسم ساخت تیار ہو جاتی ہے جس کو بیج کہتے ہیں۔⁶ تخم بردار پودوں کی بہت سی خصوصیات ہوتی ہیں۔⁷ جنین کے معلقہ خلیے جنین کو زواجی خلیوں کی بافت میں نیچے کی جانب دھکیلتے ہیں جس سے جنین زواجی پودوں کی بافتوں میں مکمل طور پر پھیل جاتا ہے۔ زواجی پودا پوپلچے سے غذا جذب کر کے پھول جاتا ہے اور عام طور سے درون تخم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پوپلچے اکثر صورتوں میں ایک پتلی خشک غشا کی صورت میں باقی رہ جاتا ہے جس کو گرد تخم کہا جاتا ہے۔⁸

ا: تخم و اجناس کے سلسلے میں قرآن کا تصور:

جب ہم دین اسلام کے قوانین کا مطالعہ کرتے ہیں تو اسلام جدید دور کے ساتھ ساتھ ملحق تمام نئے مسائل کا حل ایک خوش اسلوب طریقے سے پیش کرتا ہے۔ قرآن کی رو سے زمین اور آسمان کی ہر چیز کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے مامور کیا گیا ہے⁹ اور انسان کو ان تمام امور کو سرانجام دینے کے لئے

باقاعدہ قوانین بتائے گئے ہیں۔ قرآن ابتداء میں ہوا کو تخم ریزی کے بکھرنے کا ایک ذریعہ قرار دیتا ہے¹⁰ اور فرماتا ہے کہ اس دانے یا تخم کو بے جان سے جاندار شکل پر منتقل کرنے والی وہی ذات ہے:

(إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَلِكُمْ اللَّهُ ۖ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ) ¹¹

"بے شک اللہ تعالیٰ دانہ کو اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے، وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے اور وہ بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے، سو تم کہاں الٹے چلے جا رہے ہو۔"

ب: دین اسلام میں تخم اجناس کا قانون:

تخم اجناس کی تقسیم و حصول کے زیادہ تر قوانین ہمیں حدیث اور فقہ کے کتابوں سے ملتے ہیں۔ اسلام تخم و اجناس کی تقسیم و حصول کا ایک منفرد اور خوبصورت مقصد بھی قرار دیتا ہے کہ شرعی حدود میں رہ کر زراعت کی ترقی کو ممکن بنایا جاسکے جہاں پر کسان اور زمیندار دونوں کی حقوق کی پامالی نہ ہو۔ لہذا دین اسلام کی یہ اولین ترجیح ہے کہ تخم اجناس کے سلسلے میں ہر ملک کے دستور کے موافق بیج و ثمر کی اجازت فراہم کی جائے۔¹²

اسی طرح مزدور کے قیام کی دین اسلام میں مکمل اجازت فراہم کی گئی ہے اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت غیر مسلموں سے مزدوری کرنا جائز مانا جاتا ہے کیونکہ تاریخ میں نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی پر معاملے کیا تھا جو ہماری لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔¹³ دوسری طرف اسلام کے قوانین میں یہ بات لازمی قرار دے دی گئی ہے کہ مزدور کو مزدوری پر مقرر کرنے میں پہلے وقت کا تعین کرنا چاہیئے مثال کے طور پر آدھے دن یا عصر کے نماز تک وغیرہ تک رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے جب کہ شرائط کو پوری ایمانداری کے ساتھ پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔¹⁴ اسی طرح اسلام مزدور کی مزدوری مار لینے کو بڑا گناہ قرار دیتا ہے۔¹⁵

اسلام شروع سے کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت بیان کرتا ہے۔¹⁶ کیونکہ یہ بات عیاں ہے کہ انسان جب سے عالم شعور میں آکر زراعت کی طرف متوجہ ہوا تو زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے اس نے زیادہ تر بیل ہی کا استعمال کیا حضور ﷺ فرماتے ہیں:

(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ انْتَفَتَتْ إِلَيْهِ. فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ) ¹⁷

یعنی، "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ اس بیل نے اس کی طرف دیکھا اور اس سوار سے کہا کہ میں اس کے لیے نہیں پیدا ہوا ہوں۔ میری پیدائش تو کھیت جو تنے کے لیے ہوئی ہے۔"

ج: تخم اجناس میں برابری کا اصول:

دین اسلام تخم و اجناس کے سلسلے میں بیلوں سے امداد لینے یعنی زمین جو تنے کی اجازت کے ساتھ یہ اجازت بھی فراہم کرتا ہے کہ اگر بارغ یا کھیتی ایک شخص کی ہو اور کام اور محنت دوسرا شخص کرے تو دونوں پیداوار میں شریک ہوں گے۔

(قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّحِيلِ. قَالَ " لَا ". فَقَالُوا تَكْفُونَا الْمَوْنَةَ وَتُشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ. قَالُوا سَعَيْنَا وَأَطَعْنَا) ¹⁸

یعنی، ”انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمارے باغات آپ ہم میں اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں میں تقسیم فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ درختوں میں محنت کرو۔ ہم تم میوے میں شریک رہیں گے۔ انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔“

ح: کم یا زیادہ پیداوار پر بٹائی:

تخم واجناس کے سلسلے میں دین اسلام آدمی یا کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنے کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ معاملات اس شرط پر طے کیے تھے کہ اگر بیج (حضرت عمرؓ) وہ خود مہیا کریں تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور اگر تخم ان لوگوں کا ہو جو کام کریں تو پیداوار کے اتنے حصے کے وہ مالک ہوں گے۔¹⁹ اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملات طے کیئے تھے اور ازواج مطہرات کے لئے فی نفر سو سق²⁰ غلہ مقرر فرمایا تھا جب کہ حضرت عمرؓ کے دور میں ازواج مطہرات کو غلہ یا زمین ہر دو کا اختیار دے دیا گیا تھا۔²¹ لہذا دین اسلام اس طرح بٹائی کہ بیج بھی کسان کا ہو اور زمین تمھاری، اجازت دیتا ہے خیبر والوں سے ہونے والا معاہدہ اسی نوعیت کا تھا۔

ج: دین اسلام تنگ نظری کی ممانعت کرتا ہے:

دین اسلام دنیاوی، تمدنی، معاشرتی، اقتصادی معاملات میں مذہبی تنگ نظری سے کام نہیں لیتا بلکہ ایسے جملہ امور میں صرف مفاد انسانی کو سامنے رکھ کر مسلم اور غیر مسلم ہر دو کا معاملہ جائز رکھتا ہے ہاں عدل ہر جگہ ہر شخص کے لئے ضروری قرار دیتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) ²²

یعنی، ”اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

د: فاسد شیطوں کو مکروہ قرار دینا:

تخم واجناس کی تقسیم و حصول کے سلسلے میں دین اسلام فاسد شیطوں کو مکروہ قرار دیتا ہے۔²³ اسلامی قوانین میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اگر تخم واجناس کے سلسلے میں کسی کے مال سے ان کی اجازت کے بغیر کاشت کیا گیا ہو تو اس سے حاصل ہونے والا فائدہ اُن کے لئے ہو گا۔²⁴ اس طرح بٹائی کے سلسلے میں اگر فریقین رضامند ہوں تو معاملہ بغیر تعین مدت بھی جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ نے خیبر کی زمین کا معاملہ کچھ ایسا ہی کیا تھا۔²⁵

ذ: باہمی مشاورت پر زور دینا:

دین اسلام نے کھیتی باڑی میں باہمی مشاورت، اشتراک و امداد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس بارے میں انصار اور مہاجرین کی باہمی اشتراک قابل تحسین ہے۔ تخم واجناس کے سلسلے میں پانی کی تقسیم کے قوانین کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال بیر رومہ سے دی جاسکتی ہے جو مدینہ کا مشہور کنواں تھا اس کی خریداری اور وقف کرنا بھی ہمیں پانی کی تقسیم، خرید و فروخت وغیرہ کے ثبوت فراہم کرتا ہے۔²⁶

ر: صاحبین کے ہاں تخم واجناس کے چار طریقے:

صاحبین کے ہاں اس کی تقسیم چار قسم کی ہے جن میں سے تین صورتیں درست اور ایک صورت باطل قرار دے دی گئی ہے:

۱: زمین اور بیج ایک کا ہو اور عمل اور جانور دوسرے کا، تو جائز ہے۔

۲: زمین ایک کی ہو۔ جانور بیج اور عمل دوسرے کا، تو بھی جائز ہے۔

۳: زمین جانور بیج ایک کا ہو، اور کام دوسرے کا، تو بھی جائز ہے۔

۴: زمین اور جانور ایک کی ہو، بیج اور کام دوسرے کا، تو یہ فاسد قرار دیا گیا ہے۔²⁷

ز: فقہاء کے ہاں تخم واجناس کا قانون:

دین اسلام میں خام پیداوار اور اشیا خوردنی کا دار و مدار زمین کی کاشت پر ہے۔ زمین کی آباد کاری کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں شمار کیا گیا ہے۔²⁸ البتہ جہاد و دین کے دوسرے اہم مقاصد سے صرف نظر نہ ہٹے تو زمین کی آباد کاری اور کاشتکاری خود ایک اہم مقصد بن جاتی ہے²⁹ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کی آباد کاری کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے والوں کے پاس رہنے دیا تھا۔³⁰

لہذا اصلاحات سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی جاگیر یا جائیداد، شخص واحد کو صرف اُس قدر ملے گی جتنا وہ سرسبز شاداب اور آباد کر سکتا ہو اور اپنی زمین کی آبادی سے جو لوگ معذور ہوں ان کے متعلق امام وقت کو یہی فیصلہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔³¹ تاریخ میں اس کی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کے دور سے دیا جاسکتا ہے جب آپؐ نے نجران کے سود خوار سرمایہ داروں کو قیمت دے کر زمینوں کو حاصل کر کے یہ فرمان جاری فرمایا تھا کہ ”اگر نیل اور لوہا کسانوں کی طرف سے مہیا کیا جائے تو ان کو پیداوار کا دو تہائی ملے گا اور عمر (حکومت) کو تہائی اور اگر بیج کا بندوبست عمر کی حکومت کرے گی تو کسانوں کو نصف حصہ ملے گا۔“³²

اس واقعہ سے آبادی زمین اور انصاف و رعایت بحق رعایا کا حال خوب واضح ہوتا ہے۔³³ اسلامی تاریخ میں تخم واجناس کے سلسلے میں بلا سود قرضہ کی بھی بہت سے مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عراق، کوفہ و بصرہ کے نام فرمان بھیجا تھا کہ بیت المال کی رقم سے ان غیر مسلم رعایا کی بھی امداد کی جائے گی جو تنگی و پریشانی کی وجہ سے اپنی زمینوں کو آباد نہیں کر سکتے تاکہ اس مالی امداد سے وہ نیل اور تخم ریزی وغیرہ کے دوسرے کام کر سکیں جب کہ اس قرض کی واپسی کے لئے دو سال کی مدت قائم کی گئی تھی۔³⁴ تخم واجناس کے سلسلے میں ہونے والے اقدامات کو دین اسلام نے ہر دور میں ترقی دی ہے۔ جب عراق فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ منقولہ اشیا لشکر میں تقسیم کر دیئے جائیں اور زمین و نہریں وغیرہ ان مقامی باشندوں کے پاس رہنے دیئے جائیں تاکہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے مسلم ریاست کے امور چلائے جاسکیں۔³⁵

دوسری طرف تخم واجناس کے سلسلے میں دین اسلام نے ان حقوق کا بھی خاص خیال رکھا کہ باطل نظام کی طرح دخل کاری (کسانی) کو جہنم نہیں دیا جائے بلکہ ہمیشہ سے اس کی مخالفت کی کیونکہ اگر فرضی دلائل سے کوئی حاکم فیصلہ بھی دے تو وہ شرعاً باطل تصور ہو گا۔ اس کے ساتھ بٹائی کے معاملے میں انصاف سے کام لینے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے خیبر کی بٹائی میں انصاف کو مد نظر رکھ کر وہ فیصلہ سرانجام دیا کہ یہود بھی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئے۔³⁶

اسلام ہر دور میں کاشتکاری کی ترغیب دیتا ہے۔ اسی طرح ختم واجناس میں زکوٰۃ کے بارے میں دین اسلام مکمل تفصیل فراہم کرتا ہے³⁷ اور زیادہ تر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ کام باہمی رضامندی، ایجاب و قبول سے سرانجام دیا جائے گا۔³⁸

حنفیہ مسلک کے ہاں بیج کا خرچہ اور حفاظت کی اجرت وغیرہ امور مزارع پر لازم کیے گئے ہیں³⁹ اگر معاہدے میں کوئی ایک مرجائے یا کوئی اور شرعی عذر لاحق ہو جائے تو اس کی وجہ سے معاہدے کی نسخ ہو سکتی ہے۔⁴⁰ جب کہ مساقات اور مزارعت میں عاقل و بالغ وغیرہ سب شرائط مشترکہ قرار دیئے گئے ہیں۔ صرف مساقات میں بیج کی جنس یا بیج والی زمین کا زراعت کے قابل ہونے اور مدت کا بیان شرط نہیں⁴¹ البتہ دونوں کے درمیان طے شدہ معاہدے کے مطابق پیداوار کی تقسیم اور کام وغیرہ انجام ہو گا۔⁴² بعض فقہاء کی رائے کے مطابق اگر پوری کھاد اور دواؤں کا خرچہ بھی زمیندار پر ڈالا جائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں اب جب کہ یہ اخراجات دونوں پر نصف نصف ڈالے گئے ہیں تو بطریق اولیٰ یہ قانون قرآن و سنت سے متصادم نہیں۔⁴³

الغرض قرآن و حدیث میں ختم واجناس کے بارے میں مکمل تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ دور جدید کے تمام مسائل کا حل اور ان کی تشریح کے لئے ہر دور میں علمائے اپنا کردار ادا کیا ہے اور ان مسائل کا حل تلاش کر کے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی ذمہ داری ادا کی ہے۔⁴⁴

حوالہ جات:

- ¹ فیروز اللغات، فارسی اردو، مرتب مقبول بیگ بدخشی، ایڈیٹر ڈاکٹر وحید قریشی، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کراچی راولپنڈی، بار اول، ۲۰۰۴ء، ص ۲۱۰
- ² لسان العرب، ابن منظور امام (۶۳۰-۷۱۱ھ)، دار احیاء التراث العربی بیروت، الطبعة الاولى، ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۸ء، جلد ۴، ص ۲۱
- ³ المنجد، (عربی اردو) دار اشاعت کراچی، طبع اول، ۱۹۶۰ء، ص ۱۱۲
- ⁴ , The Oxford English Dictionary, J.A.Simpson and E.S.C.Weiner, Clarendon Press Oxford, 1989, Second Edition, Volume, Xiv, page, 870...
- ⁵ فیروز اللغات، فارسی اردو، ص ۲۸۰
- ⁶ جامع اردو (سائنسی علوم) پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، ویسٹ بلاک۔ ا۔آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۶، سن اشاعت ۲۰۰۲ء، جلد ۶، ص ۸۷
- ⁷ ان خصوصیات کی تفصیل جاننے کے لئے دیکھئے، جامع اردو (سائنسی علوم) پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، ویسٹ بلاک۔ ا۔آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۶، سن اشاعت ۲۰۰۲ء، جلد ۶، ص ۱۲۸
- ⁸ جامع اردو (سائنسی علوم) پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، ویسٹ بلاک۔ ا۔آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۶، سن اشاعت ۲۰۰۲ء، جلد ۶، ص ۱۲۸
- ⁹ سورہ الجاثیہ، آیت ۱۳
- ¹⁰ سورہ الذاریات، آیت ۳۱
- ¹¹ سورہ الانعام، آیت ۹۵
- ¹² صحیح بخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۹۴ھ-۲۵۶ھ دار السلام للنشر والتوزیع الرياض۔ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ۔ مارچ ۱۹۹۹ء، باب ۳۴، کتاب البیوع، باب ۹۵
- ¹³ صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب ۳
- ¹⁴ صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب ۸، ۹
- ¹⁵ صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب ۱۰، حدیث ۲۲۷۰
- ¹⁶ صحیح بخاری، باب کتاب الحرث والمزارعة، حدیث ۲۳۲۰
- ¹⁷ صحیح بخاری، باب کتاب الحرث والمزارعة، باب ۴، حدیث ۲۳۲۴
- ¹⁸ صحیح بخاری، باب کتاب الحرث والمزارعة، باب ۵، حدیث ۲۳۲۵

- 19 صحیح بخاری، باب کتاب الحرب والمزارعة، باب ۸
- 20 ایک وسیع چار من اور بارہ سیر کے برابر ہوتا ہے۔
- 21 صحیح بخاری، کتاب الحرب والمزارعة، باب ۸، حدیث ۲۳۲۸
- 22 سورہ المائدہ، آیت ۸،
- 23 صحیح بخاری کتاب الحرب والمزارعة، باب ۱۲، حدیث ۲۳۳۲
- 24 صحیح بخاری، باب کتاب الحرب والمزارعة، باب ۱۳، حدیث ۲۳۳۳
- 25 صحیح بخاری، باب کتاب الحرب والمزارعة، باب ۱۷، حدیث ۲۳۳۸
- 26 صحیح بخاری، مساقات، باب ۱، حدیث ۲۳۵۱
- 27 البدائع، ترجمہ ڈاکٹر عبدالواحد، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ لاہور، طبع اول، ۱۹۹۱م، جلد (اردو)، ۶، ص ۲۲۸
- 28 کتاب الخراج، للقاتلانی، ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم (۱۱۳ھ-۱۸۲ھ) صاحب الامام ابی حنیفہ، المطبعة السلفية و مکتبته القاہرہ الطبعہ السادسۃ ۱۳۹ھ ص ۷۲۔ کنز العمال، جلد دوم، ص ۱۲۸
- 29 حجتہ اللہ بالغہ، حضرت شاہ ولی اللہ، جلد ثانی، ص ۱۷۳
- 30 کتاب الاموال، امام ابو عبید القاسم، ترجمہ عبدالرحمن طاہر، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ص ۳۸۹
- 31 احکام القرآن، جصاص، المطبعة البعثیہ المصریہ طباعت، ۱۹۹۲ جلد ۳، ص ۵۳۲
- 32 فتح الباری، ابن حجر عسقلانی، دار المعرفہ بیروت۔ ۱۳۷۹ھ، جلد ۵، ص ۹
- 33 الاحکام السلطانیہ، للماوردی، ص ۱۸۲۔ کتاب الاموال، ص ۲۹۰، بحوالہ ابو داود، و مستدرک حاکم و خلاصۃ الوفا، ص ۳۳۷
- 34 کتاب الاموال، ص ۲۵۱
- 35 سیرت عمر بن عبدالعزیز، جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) المحقق محب الدین الخطیب مطبعة الموند القاہرہ، مصر، ۱۳۳۱ھ ص ۸۰
- 36 کتاب الاموال، ص ۲۸۲
- 37 تفصیل کے لئے البدائع، جلد ۲، ص ۵۶، المغنی، جلد ۲، ص ۷۲۸، شامی، جلد ۳، ص ۷۷۷
- 38 البدائع، جلد ۶، ص ۱۷۶
- 39 المغنی، لابن قدامہ، تالیف ابی محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ والمتوفی ۶۴۰ھ علی مختصر ابی قاسم عمر بن حسین بن عبداللہ احمد الخرقی، مکتبۃ الریاض الحدیثہ بالریاض، طبع اول ۱۴۰۸ھ
- ۴۰ جلد ۵، ص ۲۲۳، البدائع، جلد ۲، ص ۱۸۱
- 40 البدائع، جلد ۲، ص ۱۸۳، ۱۸۴
- 41 رد المحتار، جلد ۵، ص ۲۰۱
- 42 رد المحتار، جلد ۵، ص ۱۹۵، ۱۹۶، البدائع، جلد ۶، ص ۱۸۷
- 43 المغنی، جلد ۵، ص ۴۰۲
- 44 موجودہ دور میں زراعت پر کافی کام ہوا ہے اس حوالے سے کچھ کتب جن سے استفادہ حاصل ہوا
- رسول اللہ ﷺ کی زرعی منصوبہ بندی، محمد اسلم ملک، ظہیر ایسوسی ایٹ کلاسک پبلیشرز پی۔ او بکس نمبر ۱۱۱۴، راولپنڈی، ۱۹۸۶م
- ملکیت زمین اور اس کی تحدید، جسٹس تقی عثمانی، مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴، طباعت ۲۰۰۴م
- مروجہ نظام زمینداری اور اسلام، محمد طاسین، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ۳۶، کے ماڈل ٹاون لاہور، ۱۴، اشاعت ۱۹۸۸م
- مزارعت کی شرعی حیثیت، علامہ محمد یوسف جریل، قائد اعظم سٹریٹ نواب آباد واہ چھاونی ضلع راولپنڈی، ۲۰۰۷م
- مغل ہندوستان کا طریقہ زراعت، عرفان حبیب،
- مسلم ہندوستان کا زرعی نظام، ڈیلاویچ مور لینڈ
- کتاب الاثمار، نواب سید امداد، کتاب خانہ لاہور، ص ۱۸
- کتاب الفلاحت علامہ ابو زکریا یحییٰ بن محمد اشلی، ترجمہ محمد ہاشم ندوی، دار مطبع معارف اعظم گڑھ طبع شدہ، ۱۹۶۷م